92978- عورت کو بطور سیکرٹری رکھنا

سوال

میرا سوال ہے کہ کیا عورت کسی کمپنی میں بطور سیکرٹری ملازمت کر سکتی ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ کمپنی کا آفس دو کمروں اور ایک استقبالیہ پر مشتمل ہے، اور کمپنی کے مالکان دین اور اخلاق کے مالک ہیں، عورت کو بطور سیکرٹری رکھنے کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ اس وقت ہمارے ملک میں یہ عادت بن چکی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ وہ لڑکی ان امور اور کمپیوٹر کے معاملات میں زیادہ ماہر ہے !! کیا اس سلسلہ میں کمپنی کے مالکان کو گناہ ہوگا، اور کیا عورت کے لیے دینی امور کا خیال رکھتے ہوئے ملازمت کرنی جائز ہے ؟

اور کیا کمپنی والوں کے لیے صفائی کرنے کے لیے ملازمہ رکھنی جائز ہے، آپ سے گزارش ہے کہ دلائل کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں، اور کیا خلوت اور اختلاط میں کوئی فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کے لیے کسی بھی ایسی جگہ پر ملازمت کرنی جائز نہیں جہاں مرد وزن کا اختلاط پایا جاتا ہو، کیونکہ اس سے بہت ساری خرابیاں اور ممنوعہ کام پیدا ہوتے ہیں، مثلا خلوت، غیر محرم کو دیکھنا، مصافحہ کرنا، اور وہاں کام کرنے والوں کے ساتھ دل کا لگاؤ، یا مالکان کے ساتھ، اس کے علاوہ بھی کئی ایسی خرابیاں ہیں جو ہر کسی کو معلوم ہیں، مرد وزن سے مخلوط کام والی جگہ ان خرابیوں اور ممنوعہ کام سے خالی نہیں ہو سکتی.

سوال نمبر (1200) کے جواب میں اختلاط کی حرمت کے دلائل بیان ہو چکے ہیں، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

کمپنی کے مالک وغیرہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی عورت کو ملازمت پر رکھے اور وہ عورت مردوں کے مابین کام کرے، چاہے وہ ملازمت سیکرٹری کی ہو، یا صفائی وغیرہ کی؛ کیونکہ اس میں حرام کردہ اختلاط میں معاونت ہوتی ہے.

اور یہ بات کی سائل کے ملک میں یہ
عادت بن چکی ہے یہ ایسا سبب نہیں کہ شرعا اس سے یہ کام جائز ہو جاتا ہو، بلکہ اپنی عادات اور رواج کو شریعت مطہرہ کے احکام کے تابع کرنا چاہیے، اور اسے شریعت کے مطابق ضبط کرنا چاہیے.

اور یہ دعوی کہ عورت سیکرٹری کے امور
اور کمپیوٹر کے کام احسن انداز سے کر سکتی ہے، یہ دعوی صحیح نہیں، کیونکہ بہت سے مرد بھی اس کام کو بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں، اور یہ معاملہ بہتر اختیار کی طرف راجع ہے، اور مرد ملازمت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ مرد ہی خاندان کا سربراہ اور ذمہ دار ہوتا ہے، اور اس کا خیال رکھتا ہے، اور شرعی طور پر بھی مرد ہی گھر کے اخراجات کا ذمہ دار ہے، اور عورت کے لیے اگر کوئی مباح اور جائز کام مل جائے جو ممنوعہ امور اور خرابیوں سے خالی ہو تو صحیح ہے وگرنہ اس کے لیے اس کا گھر زیادہ بہتر ہے.

سوم :

مرد و عورت کے مابین خلوت حرام ہے؛
کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"خبردار جو مرد بھی کسی عورت کے
ساتھ خلوت کرتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2165) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ
خلوت نہ کرے، اور کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر مت کرے"

تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میں نے تو فلاں غزوہ میں نام لکھا رکھا ہے، اور میری بیوی حج پر جا رہی ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج
کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3006) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1341).

خلوت یہ ہے کہ : مرد و عورت کسی ایسی
جگہ جمع ہوں جہاں کوئی دوسرا اس کی اطلاع نہ پا سکے.

اور اختلاط بعض اوقات تو بغیر خلوت
کے بھی ہو سکتا ہے، مثلا کئی ایک مردوں کا کئی ایک عورتوں کے ساتھ ایک ہی جگہ جمع
ہونا، اور اس میں حرام وہ ہے جس کی بنا پر مندرجہ بالا ممنوعہ کام اور خرابیاں پیدا
ہوں جیسا کہ غیر محرم کو دیکھنا، اور چھونا، اور بات چیت میں نرمی اختیار کرنا، اور
دل کا کسی دوسرے سے معلق ہونا، اور جیسا کہ پہلے بیان بھی ہو چکا ہے کہ اختلاط والی
ملازمت اس سے خالی نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ زیادہ ملاقاتیں، اور زیادہ اور طویل وقت تک
بیٹھنا تکلف کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے، اور معاملہ میں وسعت پیدا کرتا ہے، خاص کر
جب جگہ تنگ ہو، اور اشخاص محدود ہوں، مثلا وہ حالت جو سوال میں بیان ہوئی ہے تو
یہاں ایک دوسرے سے تعارف اور دل کے معلق ہونے کی فرصت اور موقع بہت زیادہ اور قوی
ہوگی !!

اور بعض اوقات اختلاط خلوت سے خالی
ہوتا ہے، لیکن اس پر وعدہ کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہوتی، اور اس پر بھی جو اس سے
بھی بڑھ کر ہے.

اور اختلاط کی حرمت کے دلائل پر غور
و فکر اور تدبر کرنے والا شخص اس دروازے کو بند کرنے کی شرعی حکمت جان لے گا، اور
معاملہ دونوں جنسوں کی طبیعت کی معرفت اور ان کے قریب اور پڑوس میں رہنے سے جو پیدا
ہو گا، اس سے شریعت اسے بچانے کی حرص پر مبنی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"سکولوں وغیرہ میں مرد و عورت کے مابین اختلاط بہت بڑی عظیم برائیوں، اور دین و دنیا کی بڑی خرابیوں میں سے ہے، تو عورت کے لیے مرد و عورت سے اختلاط والی جگہ پر ملازمت کرنا ائز نہیں، اور نہ ہی عورت کے ولی کے لیے اس عورت کو اجازت دینا جائز ہے"

اللہ تعالی سب کو پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم۔